سید کاشف گیلانی

نعت

لب پہ درود رکھا ہے جاری تمام عُمر
یُوں اُن کی یاد میں ہے گزاری تمام عمر
کیا کیا نہ میری جان پہ گزری فِراق میں
جانِ حزیں نہ حوصلہ ہاری تمام عُمر
دِل نے وہ دُکھ اُٹھائے فِراقِ رسول میں
روتی رہی ہے آنکھ بچاری تمام عُمر
کِس مُنہ سے اُن کے سامنے جاؤں گا حشر میں
اِس غم میں کی ہے گِریہ و زاری تمام عُمر
گزرے ہیں رات دن مرے اُن کے خیال میں
اُن کے خیال ہی میں گزاری تمام عُمر
صُورت وہ پیاری پیاری ہُوئی ایسی دِل نشیں
میں نے رکھی ہے جان سے پیاری تمام عُمر
دجالِ قادیاں سے لڑوں گا میں عُمر بھر
لڑتا رہا ہے اُن سے بخاریؒ تمام عُمر
طیبہ گیا ہوں اُن کے کرم سے میں بارہا
کِتنے ہیں جِن کی آئی نہ باری تمام عُمر
کاشف سدا ثنائے نبی ہو ترا شعار
تُجھ پر نشہ یہی رہے طاری تمام عُمر

امیرِ شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ علیہ

حافظ محمد ظہور الحق ظہور

قرآن مبین

خدائے مہرباں کا آخری پیغام ہے قرآن
غلامانِ محمد کے لئے انعام ہے قرآن
یہ وہ نعمت ہے قاسم جس کے محبوب خدا آئے
یہ وہ کوثر ہے ساقی جس کے ختم الانبیاء آئے
یہ وہ نسخہ ہے جس سے مردہ قومیں زندگی پائیں
دلوں میں جس سے نور آئے، نگاہیں روشنی پائیں
بدل دیتا ہے یہ بغض و عداوت کو محبت سے
ضعیفی بزدلی کو استقامت سے شجاعت سے
ھدی للناس قرآنِ مبینِ نورِ خدا کہیئے
اسے تنزیل رب العالمین جامِ صفا کہیئے
یہی منہاجِ سنت جادۂ حق، راہ جنت ہے
یہی عینِ ھدایت ہے یہی گنجِ سعادت ہے
غذائے روح مومن داروئے دردِ مسلماں ہے
یہی دنیا کی دولت ہے، یہی عقبیٰ کا ساماں ہے
یہی وہ ذکر ہے جس کی حفاظت حق نے فرمائی
یہی وہ نور ہے جس سے جہاں میں روشنی آئی
اسی بارانِ رحمت سے گلستاں میں بہار آئی
یہی قرآن بن کر نصرتِ پروردگار آئی
یہ دستورِ محمد ہے یہ ہے منشورِ ربانی
اسی سے دو جہاں میں ہے فلاحِ نوعِ انسانی
جو بزمِ زندگی میں شمعِ قرآنی جلائے گا
وہی دنیا و عقبیٰ میں ظہور آرام پائے گا